120255 ـ جب كوئى كہے: مجھ پر طلاق اور خاموش ہو جائے تو كيا طلاق واقع ہو جائيگى ؟

سوال

جب خاوند كہے: مجھ پر طلاق: اور پھر اپنے آپ پر كنٹرول كر كے خاموش ہو جائے اور بات مكمل نہ كرے تو كيا اس سے طلاق ہو جائيگى يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جب خاوند " مجھ پر طلاق " كے الفاظ كہ كر خاموش ہو جائے تو اس پر كچھ لازم نہيں آتا، اور نہ ہى اس سے طلاق واقع ہوگى، كيونكہ اس نے اپنى بات ہى مكمل نہيں كى.

اہل علم كى كلام ميں يہى بات صحيح ہے.

اور بعض اہل علم كہتے ہيں كہ اس سے طلاق واقع ہو جائيگى.

اور بعض كہتے ہيں كہ يہ قسم ہے:

فقہ حنبلى كى كتاب " زاد المستقنع " ميں ہے:

اگر خاوند كہے: تو طلاق، يا طالق، يا مجھ پر، يا مجھ پر لازم ہے، اس كى نيت سے تين طلاق واقع ہو جائيگى، وگرنہ ايك طلاق ہوگى.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ اس كى شرح كرتے ہوئے كہتے ہيں:

قولہ: " يا مجھ پر " جب كہے مجھ پر طلاق، تو يہ اپنے آپ كو اس كے التزام كرنا ہے تو يہ نذر كے مشابہ ہوگى، اگر وہ يہ كہے اور نيت كى تو اس كى بيوى كو تين طلاق ہو جائينگى، اور اگر تين كى نيت نہ ہو تو ايك طلاق ہوگى، مؤلف كا يہى قول ہے.

اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اہل لغت اور اہل عرف كے بالاتفاق يہ قسم ہے، اور طلاق نہيں.

اور بعض کہتے ہیں اور صحیح بھی یہی ہے کہ: اگر متعلق کو ذکر نہ کرے تو یہ کچھ بھی نہیں؛ کیونکہ اس کا قول: مجھ پر طلاق " یہ اپنے نفس کو لازم کرنا ہے، اور اگر یہ التزام کی خبر ہو تو واقع نہیں ہوگی، اور اگر التزام ہو تو بھی اس کے سبب کے بغیر واقع نہیں ہوگی، مثلا اگر کہے: مجھ پر لازم ہے کہ میں یہ گھر فروخت کروں تو اس سے بیع منعقد نہیں ہوگی یعنی سودا نہیں ہو جائیگا.

اور اگر وہ یہ کہے: مجھ پر طلاق لازم ہے، تو ہم کہیں گے جب آپ نے اپنے آپ پر طلاق کو واجب کیا ہے تو طلاق دو، اور جب تم طلاق نہیں دو گے تو طلاق واقع نہیں ہوگی، اور یہی قول صحیح ہے کہ یہ طلاق نہیں، اور نہ ہی قسم ہے، مگر اس وقت جب کہ وہ چیز نہ ذکر کی جائے جس پر قسم اٹھائی گئی ہو، مثلا وہ کہے: اگر میں ایسا کروں تو مجھ پر طلاق.

لیکن اگر عرف میں لوگوں کے ہاں یہ معروف ہو چکا ہو کہ اگر کوئی شخص کہے: مجھ پر طلاق" تو یہ اس کے اس قول کی طرح ہی ہے کہ: تجھے طلاق " تو اس صورت میں ہم عام قاعدہ کی طرف رجوع کرینگے.

لوگوں کی کلام کو اس پر ہی محمول کیا جائیگا جسے لوگ جانتے اور پہچانتے ہیں اور ان کی عرفی لغت میں وہ معروف ہے، اس بنا پر یہ طلاق ہوگی، لیکن لغوی معنی کو دیکھتے ہوئے یہ طلاق نہیں، مثلا اگر کوئی شخص یہ کہے:

مجھ پر یہ گھر فروخت کرنا لازم ہے، یا مجھ پر یہ گھر وقف کرنا لازم ہے، یا مجھ پر یہ گھر کرایہ پر دینا لازم ہے، اور اس طرح کے الفاظ کہے تو یہ منعقد نہیں ہوگی.

اور اگر وہ کہے: مجھ پر اس گھر کی بیع فسخ کرنا لازم ہے تو اس سے سودا اور بیع فسخ نہیں ہوگا.

تو پھر اس طرح کی عبارت سے نہ تو عقد ہوگا اور نہ ہی فسخ، بلکہ اگر یہ خبر ہے تو اسے کچھ شمار نہیں کیا جائیگا، اور اگر یہ التزام ہے تو ہم کہینگے: اس کا سبب لاؤ حتی کہ مسبب بھی پایا جائے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 92).

واللہ اعلم .